بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوی حاملہ ہو تو شوہر کا مشت زنی کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بیوی حمل سے ہو اور آٹھواں نواں مہینہ ہو، شوہر اس سے مل نہ سکتا ہو اور بچے کی پیدائش کے بعد چِلہ بھی ہو گا، تو کیا مشت زنی کر سکتا ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں بھی مشت زنی سخت ناپاک و حرام، کبیرہ گناہ اور باعثِ لعنت کام ہے۔ اس سے باز رہنا ہر مسلمان کے لیے لازم وضروری ہے۔ بیوی سے شہوت پوری کرنے کے اور بھی جائز طریقے ہیں، جن کی تفصیل نیچے آ رہی ہے۔ نیز حمل میں بیوی سے صحبت ناجائز نہیں، بلکہ حاملہ بیوی سے بھی بچے کی ولادت سے پہلے تک شوہر کا ہمبستری کرنا، شرعاً جائز ہے، البتہ! جب اس حالت میں صحبت سے اسے تکلیف دہ ہو، یا کسی نقصان کا خطرہ ہو، تو صحبت سے بچنا چاہیے، تاکہ بعد میں کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو، ایسی صورت میں قضائے شہوت کے لیے صحبت کے علاوہ کوئی دوسرا جائز طریقہ اپنانا چاہیے، مثلا بیوی کے ساتھ لیٹنا، اس کی ران وغیرہ پر فراغت حاصل کرنا، یا اپنے ہاتھ کے بجائے اپنی بیوی کے ہاتھ کے ذریعے اپنی شہوت پوری کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ بیوی کا شوہر کو ہاتھ سے فارغ کرنا، اگرچہ جائز ہے، لیکن ناپسندیدہ ہے، لہٰذا اس سے بچنا بہتر ہے، کہ خدانخواستہ اس کی عادت پڑ گئی، تو یہ عادت جسمانی و طبی نقصانات کے ساتھ ساتھ گناہوں کی طرف بھی لے جا سکتی ہے اور گناہ میں ہلاکت ہے۔

مشت زنی ناجائز و گناہ ہے، چنانچہ درمختار میں ہے "الاستمناء بالکف وان کرہ تحریما لحدیث ناکح الید ملعون" ترجمہ: مشت زنی مکروہِ تحریمی ہے، (اس) حدیث پاک کی وجہ سے کہ ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد3، صفحہ 426، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ مشت زنی کرنے والے شخص کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مرتکبِ کبیرہ ہے، فاسق ہے۔ حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن (حاملہ) اٹھیں گی، جس سے مجمعِ اعظم میں ان کی رسوائی ہوگی، اگر توبہ نہ کریں اور اللہ معاف فرماتا ہے، جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے، جسے چاہے۔ اُسے چاہیے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے، فورا دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے، نماز پنجگانہ کی پابندی کرے، نمازِ صبح (یعنی فجر کی نماز) کے بعد بلاناغہ سورۂ اِخلاص شریف کا ورد رکھے۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 244، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیوی کے اپنے شوہر کو ہاتھ سے فارغ کرنے کے متعلق ردالمحتار میں ہے "ویجوزان یستمنی بیدزوجتہ۔۔۔وانہ یکرہ۔۔۔ کراھۃ التنزیہ، ملخصا" ترجمہ: شوہر کا اپنی بیوی کے ہاتھ سے فراغت حاصل کرنا، جائز ہے، لیکن ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، جلد3، صفحہ426، مطبوعہ: کوئٹہ)

اس سوال کہ "دورانِ حمل مرد بیوی سے کب تک مباشرت کرسکتا ہے؟" کے جواب میں مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "دورانِ حمل وضعِ حمل تک مباشرت شرعاً جائز ہے، لیکن اگر ڈاکٹرز منع کردیں یا تکلیف کا خطرہ ہو، تو پرہیز کرنا چاہیے۔" (فتاوی خلیلیہ، جلد01، صفحہ564، ضیاء القرآن، کراچی)

حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے جماع حرام ہونے، جبکہ ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کا حصہ حلال ہونے کے متعلق مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے "(و) یحرم بالحیض والنفاس (الجماع والاستمتاع بما تحت السرۃ الی تحت الرکبۃ) لقولہٖ تعالی: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ﴾، وقولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم: لک ما فوق الاِزار" ترجمہ: اور حیض ونفاس کی وجہ سے جماع اور ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک کے حصے سے فائدہ اٹھانا حرام ہوجاتا ہے، کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: (اور ان سے نزدیکی نہ کرو، جب تک پاک نہ ہولیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: تمہارے لیے تہبند سے اوپر کا حصہ حلال ہے۔ (مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، ص94، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس سوال کہ "ایامِ حیض میں اپنی عورت سے ران یا پیٹ پر یا کسی اور مقام پر فراغت حاصل کرنا، جائز ہے یا نہیں؟" کے جواب میں امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "پیٹ پر جائز اور ران پر ناجائز۔ کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض ونفاس میں زیرِ ناف سے زانو (گھٹنے) تک عورت کے بدن سے بلاکسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے، تمتع (فائدہ یا لذت حاصل کرنا) جائز نہیں، یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلاشہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز، یہاں تک کہ سحقِ ذکر کرکے انزال کرنا۔" (فتاوی رضویہ، ج4، ص353، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5193

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1448ھ/15 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com darulitaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net